UNIVERSAL LIBRARY
OU_226248
UNIVERSAL LIBRARY

إِخْلادُ الفُؤَاد

إِلى تَوحِيدِ رَبِّ العِبَادِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا واشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وکان ربک علی کل شیٔ قدیرا والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ
محمد وعلی آلہ وصحبہ الذین جاہدوا فی اللہ حق جہادا کبیرا اما بعد جب تمام جہان
عبادت اصنام واوثان پر جھک پڑا اور ملت خلیل جلیل علیہ السلام پرانی پڑ گئی اور
لوگ ایسی لوگون کو پوجنے لگے جو نہ مالک نفع وضر کے ہین اور نہ موت وحیات
کی تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم کو شرع واضح قویم ومنہاج لائح مستقیم دیکر مبعوث
کیا اونہون نے بار گران رسالت کو اوٹھایا اور ظلمات جہالت ورسوم اہل ضلالت کو
مٹایا قواعد توحید کی بنیاد مضبوط کی ضوابط کفر کی جڑ کاٹی اللہ کا بول بالا کردیا شرک و
کفر کی اندھیری کو نور اسلام سی اوجالا کردیا آیات واضحات معجزات باہرات لائے

جنمین سب سی بڑا معجزہ قرآن عظیم ہے جو تا قیام ساعت باقی رہیگا اللہ نے اس کتاب
اور حدیث مستطاب سے دین امت کو کامل فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یہ وہ کتاب ہی جس سے جبتین مبطلین کے
پست ہو گئین اور چہری موحدین کے چمکنے لگے اور کلیجی شیاطین کی جل بہن گئے
اور ہمتین اہل بدعت کی ٹوٹ گئین پہر جب اللہ نے اپنے رسول کو اپنے پاس بلا لیا
اور دنیا سے اوٹھا لیا تو اون کی خلفاء نے حق کوشش کا اشاعت توحید خالص اور
تمع سنت کی محض مین ادا کیا قرون مشہود لہا بالخیر تک یہی حالت طاری تہی ائمہ
اربع مذاہب و اصحاب صحاح ستہ اوسی زمانہ ہدایت نشانہ کے اعیان کامل الایمان
تہے جب دو سو برس ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گذری آیات ساعت کا
ظہور ہونے لگا حدیث مین آیا ہے ظہور الآیات بعد المائتین اہل شرک و بدعت نے
سر اوٹہایا اور جو داؤ چلا وہ واسطی رفع اسلام کی کیا اور اس ملت حقہ کے مٹانے کو
لیے کوئی مکر و فریب اوٹہا نہ رکہا یہانتک کہ جب قتال و جدال سے کام نہ چلا تب
اظہار اسلام کر کے مسلمانون مین آملی اور اس پردے مین ہر طرح کا فساد برپا کیا مطلب
یہ تہا کہ مسلمان نہ رہین یہی اہل کتاب اور مجوس ہون جس طرح کہ زمین انہین فرق سے
باعتبار ملت و سلطنت کی لبریز تہی مگر اللہ کی رحمت اوس کی غضب پر سابق ہی اور
اوس کو باقی رکہنا دین حق کا قیامت تک منظور ہے اور کیون نہو کہ آدم علیہ السلام
سے لیکر تا خاتم بے گنتی رسول آئی کتابین لائے لکن اکثر امتون نے اونکی بات سنی

اور کوئی اون پر ایمان نہ لایا الا ماشاء اللہ تعالی وقلیل ما ھم وقلیل من عبادی الشکور
حالانکہ اون کی رسالت خاص تھی نہ عام اکثر پیغمبر کسی ایک قوم خاص یا شہر خاص
مین ہوتے تھے لوگ اون کی مخالفت کرتے بلکہ اون کو مار ڈالتے جب یہ حال ہوا
تب اللہ تعالی نے واسطے اتمام حجت کی سید الرسل خاتم الانبیاء کو بھیجا اور اون کو
ساری جہان کا پیغمبر ٹہیرایا اور ساری اگلی شریعتون اور تمام کتابون کو منسوخ فرماکر
اسی ایک کتاب عزیز اور سنت مطہرہ کو واجب العمل کیا اب جو کوئی ان دونون اصل
اصیل کا معتقد اور ان پر عامل نہین ہی وہ کافر مشرک جاہل ہی کثرت شرک وبدعت
کی اس امت مین اسی طرح پر ہوئی کہ لوگون نے سیکھنا سکھانا پڑہنا پڑہانا قرآن کا ہمراہ
تدبر وتفکر وتامل کے چھوڑ دیا اور ہر کسیکی اجتہاد وقیاس کو حکم خدا ورسول سمجھکر سنت
مطہرہ سے کچھہ علاقہ نہ رکھا پھر رواج اس رسم وعادت کا قرنا بعد قرن اس درجہ
تک پہونچ گیا کہ جملہ عوام وغالب خواص کالعوام بلکہ کالانعام نے یہ سمجھ لیا کہ اب کوئی بشر
امت متاخرین ایسا نہین ہے جو قرآن وحدیث کو بھی ان کے سمجھنے والی وہی چار
امام یا اون کی امثال کرام تھے حالانکہ یہ خیال وقیاس محض ایک وسوسہ وسواس
خناس ہی لاغیر اس لیی کہ اللہ تعالی نے قرآن مین غور کرنے کا حکم ہر فرد بشر کو دیا ہے
ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر اور آیات قرآن کو واضحات بینات فرمایا ہے
یعنی ان کا سمجھنا بوجھنا کسی پر کچھہ مشکل نہین ہے ہر شخص عالم جاہل اوس کو پڑہ کر یا
اہل ذکر سی پوچھکر سمجھ سکتا ہے یہی حال احادیث مطہرہ کا ہے کہ بعد قرآن کی کسیکا

بیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان سے بڑہکر واضح نہین ہے کوئی کامین
تشکیک کری توکتب فقہ وغیرہ کو دواوین سنت وقرآن سے ملا دیکہے کہ جو دشواری
لفظ ومعنی کی عبارات قوم مین ہے وہ وقت عبارت والفاظ کتاب وسنت مین
نہین ہے معہذا جو شخص ان کی فہم سے منکر ہے وہ گویا معترف اپنے جہل کا ہے
اور جہل اوس کا سچ بہی ہے کیونکہ اوس کی ولادت تقلید کے گہر مین ہوئی ہے نہ
محل توحید مین اور اوس نے سرای بدعت مین تربیت پائی ہے نہ مدرسہ سنت مین
وہ اگر یہ نہ کہے کہ مین قرآن وحدیث کا جاہل اور علم حق سے عاطل ذاہل ہون تو
کیا کہے خود اہل علم مثل ابن عبد البر وفلانی وشوکانی رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ
سلف اطلاق لفظ عالم کا مقلد مذہب پر نہ کرتے تہے اگرچہ وہ کتاب کا کیڑا کیون نہو تا
اس لیے کہ تقلید جہل محض ہے اوس پر اطلاق علم کا نہین ہو سکتا ہے اور مقلدین جہلا ہین
دلیل مسئلہ کو نہین جانتے ولہذا سب سی زیادہ شرک وبدعت مین یہی لوگ گرفتار
ہین ان کو اگر مزاولت قرآن وحدیث کی ہوتی یا بعوض ان کتب فروع وفتاوی و
کلام کی دراست کتاب وسنت کی کرتے تو ممکن نہ تہا کہ شناعت شرک وقباحت
بدعت پر آگاہ نہوتے بلکہ خود مہدی اور دوسرون کے لیے ہادی ہو جاتی لکن
ابلیس نے ان افعال شرکیہ وبدعیہ کو ایسا اون کی نظرون اور دلون مین خوبصورت
اور پر زینت کر دیا ہے کہ ہرگز قیامت تک کبہی وہ طرف آیت وحدیث کے سر
نہ اوٹہائینگے بلکہ وہ اولٹا اہل حق کو اہل باطل اور دین حق سے عاطل کہتے ہین

یہ وہی شنل ہوئی کہ دمتنی بدا ثہا وانسلت بالجملہ اس جگہہ کچہہ بحث کرنا سفاسد تقلید و
ضر تعصب سی مقصود نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ ذکر بعض انواع شرک کا کیا جاوی
اور اوس کی عامۃ البلوی ہونی پہ لوگ مطلع ہون یہ تحریر مختصر مشتمل ہی چند فصل پر وبا اللہ التوفیق

فصل

اس بیان مین کہ اس زمانہ آخر مین شرک تمام جہان مین عام ہو گیا ہے جب سی
عمل کرنا قرآن وحدیث پر بسبب غربت اسلام وکثرت مفاسد انام کی جاتا رہا
اور اہل علم باللہ دنیا سے اوٹہہ گئے اور اخیار کی جگہہ پر اشرار آئی اور صالحین کے
عوض مین ظہور فاسقین کا ہوا اور لوگون نے علم واسطی دنیا کے حاصل کرنا شروع
کیا اور آخرت کو بہول گئی اور علامات صغرای قیامت ہر قطر زمین مین بلکہ ہر شہر و
محلہ وگہر مین پہیل گئے اور دین نام رسوم آبا واجداد کا ٹہیر گیا اور عوض کتاب وسنت
کی کتب رای وقیاس کا رواج ہوا اور پیری مریدی نے ایک جہان کو اپنے دام
فریب مین گرفتار کر لیا اور تقلید رجال واعتقاد قیل وقال نی اکثر امت کو اتباع ہدی
سے محروم رکہا تب سی اس قدر شیوع انواع شرک وبدع کا اہل اسلام مین ہوا کہ
جس کو دیکہہ وہ تضمخ بارجاس اور تسلطخ بانجاس ہی اکثر خلق نے اللہ کی عبادت چہوڑ کر
اولیا ر وصالحین کی عبادت کرنا موجب نجات کا سمجہ لیا اور ربقہ توحید ودین کو اپنے
گردن سی نکالکر نوازل حوادث اور خطوب کوارث مین اہل قبور سے استغاثہ و استعانت
واستمداد وتوسل وطلب حوائج وتفریج شدائد کرنا شروع کیا اونکو نافع وضار سمجہا

اور اللہ پاک کو معطل و بیکار ٹھیرایا جسطرح کہ عقیدہ یہود کا ہے اور جو کام مشرکین جاہلیت بتان و اصنام کی
ان کا نام بدلکر وہی کام انہون نے اختیار کیے اونکی معبود اشجار و احجار تھے انکی معبود اموات و احیاء
ہین وہ اپنے بتون کے لیے جانور ذبح کرتے اونکی نذر و منت مانتے اونکو مقرب و شفیع نزدیک خدا کی
سمجھتے تھے یہ لوگ یہ کام ساتھ صلحاء اور بعض طلحاء کی کرتے ہین کوئی سید احمد کبیر کی گائو ذبح کرتا ہے کوئی
شیخ سدو کا بکرا کوئی زین خان کا مرغا کوئی شاہ عبد الحق کا توشہ کوئی بی بی کی صحنک کوئی
سالار مدار کی چھڑی کوئی سید معین الدین کی دیگ کوئی کسیکی نذر و منت و نحو ذلک
فہم علی تلک الاوثان عاکفون ولھا فی اکثر الاوقات ملازمون نسوا اللہ فانساھم
انفسھم اولئک ھم الفاسقون شیطان نے ان کی عقلون کی ساتھ خوب تلاعب
کیا اور ان کو منہج خسران پر لیگیا اور قعر ہوان مین ڈالدیا فلجوا فی طغیانھم یعمہون
یہ سنام ہوی پر سوار ہوی اور آئینی سنن کو چھوڑکر اپنی فتن مین گرفتار ہوگئے
اولیای احیاء و اموات کو متصرف امور عالم اعتقاد کرلیا انبیاء و صلحاء کو غیب دان
ٹھیرادیا قاضی حاجات کاشف کربات شافی مریض راد غائب معطی ولد سمجھ لیا
ثم الذین کفروا بربھم یعدلون احداث کفر و فجور و عبادت اہل قبور و صرف دعاو
نذور مین لگ گئی اور بہتان و اتہام و زور و اتیان رسوم و امور نامانو مین پہنس گئی
ومن یدع مع اللہ الھا آخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون
شیاطین نے ان کی لیے وہ دین نکالدیا جسکا اذن اللہ نے انکو ندیا تھا اور جو کام سوا
اللہ کی غیر اللہ کے ساتھ کرنا جائز نہ تھا وہ ان کی لیے جائز کردیا یہ اہل جاہلیت پر ۔

بھی بڑھ گئی اس لیے کہ وہ وقت مس ضر کے اللہ ہی کو پکارتے تھے واذا رکبوا فی الفلك
دعوا اللہ مخلصین له الدین فلما نجاھم الی البر اذا ھم یشرکون اور یہ دریا میں بھی
غیر اللہ کی داعی ہوتے ہیں کوئی کسی پیر شہید ولی امام کو پکارتا ہے کوئی کسی جن و
بھوت وپری کو ان کی دل وجہ محبت اندادی پر ہین اور جو کوئی اون کو اس کام
سے منع کری یہ اوس کی دشمن و دشنام دہ ہین اللہ سے انکو کوئی واسطہ باقی نہین
رہا اس لیے کہ یہ اپنی معبودون کو اللہ کی برابر جانتے ہین اگرچہ یہان اسکا انکار
کرتے ہین مگر دوزخ مین اسکا اقرار کرین گے تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم
برب العالمین یہ محبت اندادکی ان کی دل مین ساری اور صفحہ وجہ ولسان پر بادی
اور خواطر مین افعال شرک جاری ہین وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون
یہ حد درجہ اس غی وضلال واسراف واشراک کا اور یہ تغییر دین کی اور ابتداع
اختلاف کا بلا خلاف ایک زمانہ دراز سے ہے اسلاف گمراہ نابکار کے بعد جو
اخلاف ناہموار آئی اونہون نی اسی ضلال کو اپنا عقیدہ ٹھیرالیا اور اس شرک و
کفر کو عین دین حق سمجھ لیا اس لیے کہ آبا و اسلاف کو اسے راہ پر چلتے پایا وکذلك
ما ارسلنا من قبلك فی قریة من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امة
وانا علی آثارھم مقتدون ایک جم غفیر وجمع کثیر اہل علم نے اپنے مصنفات مین
ان بدع وحوادث پر نص کی ہے کہ انہون نے منار دین اسلام کو متغیر کر دیا اور
عوض توحید کے شرک کو لوگون کے دلون مین جما دیا ولو شاء ربك ما فعلوہ فذرھم

وما یفترون اکثر لوگون کی کوشش اسی مین ہے کہ وہ اولیار وصالحین اموات و احیا کو پکارتی اور اون سی اپنے امور مین استمداد کرتے ہین اور اون کی حق مین اعتقاد نفع و ضرر کا رکہتے ہین گویا ایک معبود کی عوض مین کئی معبود مقرر کر لیے ہین وقال اللہ لا تتخذ وا الھین اثنین انما ھو الہ واحد فایای فارھبون مدبر خلائق کے عطا و منع سے قطع نظر کر کے تیرے میرے بہروسی پر معتمد ہین حالانکہ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ ثم اذا مسکم الضر فالیہ تجأرون صبح و شام انہین کے در پر یا قبر پر قضای حاجات کے لیے موجود ہین اولیار و موتی کے لیے بتہال و ضراعت کرتے ہین جو چیز اللہ نے حرام کی ہے یا شرک ٹہیرائی ہے وہ ان کی نزدیک مباح ہے قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون دیار عجم کا کیا ذکر ہے جن کی گہٹی مین شرک و کفر پڑا ہے بلاد عرب مین بہی کوئی ایسا شہر و قریہ و قصبہ سنا نہین جاتا جہان اس شرک منحوس نے اپنا قدم نہ جمایا ہو بلاد نجد مین نزدیک قبر زید بن خطاب کی دعائی تفریج کرب بخطاب فصیح کیجاتی ہے اور کشف نوائب کا سوال ہوتا ہے قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ و تعالی عما یشرکون

وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سی جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

یہی حال بلد جبلیہ و درعیہ مین ہے کہ وہان بہی چند قبرین مشہور ہین جن سے قضای حوائج کا طلب کرنا معمول و ماثور ہے فھم فی سائر الاحوال علیھا عاکفون

اءفکا الھۃ دون اللہ تریدون جو خوف و رہبت و رجا و رغبت اون اہل قبور کی
ان عباد قبور کی صدور مین ہے وہ اللہ تعالی کے سے نہین ہے فلذا کانوا فی
طلب الحاجات الیھم یبتدرون ویقولون انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی
اثارھم مھتدون شعب غبیرا مین وہ منکر ہوتا ہے کہ ویسا کسی اور جگہہ مقصور نہین
کہتے ہین یہان قبر ضرار بن ازور ہے حالانکہ یہ کذب محض و بہتان مزور ہے ابلیس
نے اون کو اپنی دام تزویر مین گرفتار کیا اور وہ خبردار نہین ہین شہر فدا مین ایک
درخت نخل ہے جس کو فحال کہتے ہین وہان مرد عورت صبح و شام آتی جاتی ہین
اور اوس جگہہ افعال قبیحہ کرتے ہین جس عورت کو کوئی شوہر نہین ملتا ہے وہ اوس
درخت سی جھوم کر کہتی ہے یا فحل الفحول ارید زوجا قبل الحول وزین لھم الشیطان
ما کانوا یعملون ایک شجرۂ طرفیہ ہے وہان کوئی شیطان رہتا ہے ایک خلق وہان
جا کر تبرک حاصل کرتی ہے جب کسی عورت کے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ اوس سے چیتھڑ
لٹکاتی ہے تا کہ وہ بچہ مرنی سی بچ جائی اسفل درعیہ مین ایک بڑا غار ہے لوگونکی
نسبت یہ اعتقاد ہے کہ اللہ نے پہاڑ مین ایک عورت کے لیے جس کا نام بنت الامیر
تھا یہ غار کر دیا ہے بعض فجار نے اوسپر ظلم کرنا چاہا تھا وہ چلائی اور اوس نے اللہ سے
دعا کی پہاڑ مین یہ غار ہو گیا اور وہ اوس فاجر کی دست درازی سے بچ گئی اس غار
پر گوشت روٹی لیجاتے ہین اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون
اہل درعیہ ایک شخص تاج نام کو ولی بتاتے ہین اور جو کام مشرکین ساتھ طواغیت کے

کرتی تھے وہ اوس کی ساتھہ بجالاتی ہین اور باعتقاد نفع وضر کی نذر و دعا کرتی ہین
اور فوج فوج وہان جمع ہوتے ہین اور ایک شخص بلدۂ خرج سے واسطی تحصیل مال
نذور وخراج کی درعیہ مین آتا ہے وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم
مھتدون غرضکہ اوس جوار کی شہر والون کو بڑا ہی اعتقاد حق مین اس شخص کے
ہے یہان تک کہ ہر حاکم وظالم وشیطان بھی اوس سی ڈرتا ہی اور اوس قبر کے
مجاریون سی ہر انسان خائف رہتا ہے کوئی اون سی تعرض نہین کرتا پھر اونکو
ستانی کا کیا ذکر ہی وینسبون الیہ حکایات شنیعۃ کانت السنتھم لھا مذیعہ
ولھنا تھا مستبعہ وھم لینھا وبھتانھا مصدقون وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون یہی حال شہر ریاض کا ہی کہ وہان بھی انواع ارجاس کے
بیقیاس موجود ہین از انجملہ ایک مقبرہ نزدیک حوطۂ رفاع کے ہے جہان واسطے
تبرک واستفاع کے حاضر ہوتی ہین اور استغفار واستشفاع کرتے ہین وانما ھم
الشیطان ما کانوا یدرسون ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون
دوسرا مقبرہ طیا ذب ہی جس کی طرف ابلیس لعین اعظم جاذب ہے وہان لوگ آکر
دعا ونذر کرتے ہین اوس مرقد کو قاضی حاجات وانواع کربات محصل مرادات
جانتے ہین اوس کی سامنے تعظیم عظیم بجالاتے ہین وحسد قہار کی بطش ست رید
سے بی پرواہین فزین لھم الشیطان فیھا ما کانوا یبتغون وما ارسلنا من قبلک
من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون پھر کوئی کسی غوث سے طالب مدد ہے

اور کوئی کسی قطب سی جالب عُدّ و وعَدو ام لھما آلھة تمنعھم من دوننا لا یستطیعون نصرا نفسھم ولا ھم منا یصحبون یہہ جو لوگ مالدار ہین وہ اوس سی نصرت اعدائ اور امداد و اغاثہ کرتے ہین ویحسبون انھم یغیثون امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض االہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون ان شہرون کو جانی دو حرم شریف مکہ زادھا اللہ رفعۃ وعزا کو دیکھو کہ وہان وہ کام ہوتے ہین جو اور شہرون کی بھی کان کترتے ہین ایسے امور محظورہ ومحرمہ کا ظہور ہے جس کی دیکھنی سننے سے آنکھہ دریا اور دل تنور ہی ملاحظۂ فسوق وضلال وعصیان سے جگر اہل توحید کا پارہ پارہ ہوجاتا ہے اللہ ورسول کی حرمات وحدود وشعائر کا تہتک عمل مین آتا ہے اہل باطل کا وہان قیام وقعود ہی ہر امر بدعی ومنکر شرعی وہان مشاہد وموجود ہے یہان تک کہ جو موحد وہان حج کی لیے جاتا ہے تو بمجرد معلوم ہونے کے ذلت کی ساتھہ وہان سی نکالا جاتا ہے اگر کوئی کتاب علم دین حق کی وہان پہونچتی ہے تو لائق ورید وبرید کے ٹہیرتی ہے ایک مہاجر نے اسی ماہ شوال سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین ایک شخص کو لکھا کہ آج کل یہ مخبری ہوئی کہ فلان شخص کے نزدیک تفسیر فتح البیان مطبوع مصر قاہرہ موجود ہے اوس کی چند موضع خاص دیکھے گئے شریف مکہ ومفتی وقاضی بلد کو نہایت غصہ آیا اس لیے کہ اوس مین رد تقلید وشرک کا پایا گیا اور احادیث مرفوعہ سے ہر آیت کی نیچے حوالہ دیا گیا تہا ایک رسالہ مین کہلہ قوال اوس تفسیر کے جمع کرکے حکم دیا کہ جملہ مجلدات اوس کی آگ مین جلا دیے جاوین لکن حفظ آلہی نے اپنا کام کیا

مخالفین کا داؤ نہ چلا وہ سب نسخی مکہ مکرمہ سے جدہ مین شباشب شتران کرایہ پبار
کے بھیجد یے گئے فاین قولہ تعالی واذ بوأنا لابراهیم مکان البیت ان لا تشرك بی
شیئا وطهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود جس نے اس بقعہ مبارکہ کو دیکھا ہی اور
قلب سلیم رکھتا ہے وہان احوال پر احوال کا شاہد عدل ہے ومن یرد فیه بالحاد
بظلم نذقه من عذاب الیم ایک جمع غفیر اس فعل کا مظاہر ہے اور ایک جمع کثیر اس عمل
کا مجاہر اور اول تو وہان کوئی اہل علم نہین ہے اور جو بعض مقلدین مذاہب اور
ائمہ مقامات اربعہ وقضاۃ ومفتین ہین اور آپ کو عالم خیال کرتے ہین وہ سب
بدعقیدہ وبددین ومبتدعین ومشرکین ہین وہ ازالہ وتغییر اس منکر کا کیون کرنے لگی
بلکہ وہ تو خود مصادمت حق ومقاومت صواب پر نصیر وظہیر اہل تزویر ہین اور
اطفا اس مصباح منیر کا چاہتے ہین اور قصد اخماد کا نسبت اس ضیاء مستنیر کے
رکھتے ہین حاولوا تغییر محیا الصواب وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق
فاخذتهم فکیف کان عقاب اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر وجاءکم النذیر
فذوقوا فما للظالمین من نصیر بیس برس ہوئی جب مین حج کو وہان گیا تھا مجمع حجاج کو
ایک میلا پایا مزدلفہ مین آتشبازی کا ہنگامہ گرم ہوا ایک ایک انار دو دو میل جانب
آسمان کے جاتا تھا تو اب سر ہوتے تھے رسالہ ترکی وردی پہنے ہوے عرفات کو
جاتا تھا خاص شہر مکہ مین دوکان شراب کی اور محلہ موسات کا سنا گیا اور شادی
بیاہ مین بدعات عجم کا مروج ہونا معلوم ہوا اس طرح کی صدہا منکرات علی الاعلان وہان موجود

ہین اور روز افزون ہوتے جاتے ہین نہ کسیکی آبرو محفوظ ہے اور نہ کسی کا مال محرز
اور نہ کسیکا خون معصوم فانا للہ وانا الیہ راجعون ملا علی قاری حنفی رح نے اسی جگہہ کی
مدعات حرمین کو ایک رسالہ مستقل مین لکھا ہے لکن وہ رسالہ محتاج انضمام ذکر
منکرات جدیدہ کا ہے اہل توحید خالص پر وہان وہ تشددی کہ دیدہ شنید بلا مبالغہ
جو معاملہ مشرکین مکہ نے ساتھہ بلال اور اون کی امثال سکے کیا تہا کہ احد احد کفنے پر
نکال دو بال ڈالا تہا وہی حال در مال آج کل اہل توحید کا اوس سرزمین جبال مین پیا
ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ملک یمن مین قبر محجوب وقبہ ابو طالب
مرجع مطالب ہے حالانکہ اونہین معلوم ہی کہ وہ ایک شریف حاکم متعدی غاصب تہا
بلاد نجد کی طرف جاتا اور اون سی مال وتاوان لیتا اگر وہ دیدیتے پہر آتا ورنہ اونکا
معادی ومحارب ہوجاتا اب اوسی کی گور پر سماحات وعلامات استغاثہ وقت حصول
مصائب ونزول نوائب وحلول کوارث کے ہوتے ہین اسی طرح قبر محجوب کی پاس
طلب شفاعت وغفران ذنوب کی کرتے ہین اس لیے کہ وہ نزدیک اون کی مقرب
محبوب ہے اور مقصود ومطلوب اور اسی جگہہ سے اوس کی شر سے ڈرتے ہین یہانتک
کہ اگر کوئی متعدی یا سارق یا غاصب مال ان دونون مین سے کسی ایک کی قبر کے پاس
جا چہپتا ہے تو کوئی اوس سی تعرض نہین کرتا اور اگر اذنی قصور وار فرضًا کعبے مین جا چہپے
تو اوس کو پکڑ کر کہسیٹتے لائین فہم فی تعظیمہما مفرطون واتخذوا من دونہ الہۃ
لعلہم ینصرون لا یستطیعون نصرہم وہم لہم جند محضرون موضع سرف مین

قبر میمونہ بنت حارث ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس وہ کام کرتے ہین جو بالکل
شرف ہے عقل ہین پاس قبر خدیجہ علیہا السلام کی اختلاط نسار و رجال کا ہوتا ہی
اور فواحش و منکرات عمل مین آتے ہین اور دعوات کی وقت ارتفاع اصوات
کا ہوتا ہے اور ندبات و استغاثات کیے جاتے ہین طائف مین قبر ابن عباس
رضی اللہ عنہ ہی وہان وہ کام ہوتے ہین جس سے نفس جاہل کا ہی گہبرائی عارف
کا کیا ذکر ہے قبر کی پاس کہڑی ہوکر تضرع و استغاثہ ہر مکروب و خائف سے کرتے
ہین اور اکثر بازاری بازارون مین نام اونکا بلانکیر پکارتے ہین اور بہت سی اہل تسرک
و ابلاس اصحاب فقر و افلاس یون کہتے ہین الیوم علی اللہ و علیك یا ابن عباس
پہر اون سی سوال حاجات و استرزاق کا کرتے ہین ااتخذ من دونہ الهة ان
یردنِ الرحمن بضر لا تغن عنی شفاعتهم شیئا و لا ینقذون حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی قبر شریف کو دیکہو کہ وہان کیا کیا منکرات و بدعات ہوتے ہین کوئی
رخسار خاک سی ملتا ہے کوئی خضوع کے لیے سجود و رکوع کرتا ہے کسی نے مرقد مبارک
کو عیدگاہ بنا رکہا ہی کسی نے وہان قبول دعا کا اعتقاد کر رکہا ہے حالانکہ حدیث
مین اس کی فاعل پر بالخصوص لعنت و زجر و وعید شدید آئی ہے یہ کام اوس
مقام مین کچہہ نرے عوام و جہال ہی نہین کرتے ہین بلکہ مدعیان علم و فضل بہی بجالاتے
ہین کوئی اپنا قصیدہ لیجاکر پڑہتا ہے اور نوید قبولیت کی لیکر آتا ہے کوئی وہان دعا و
التجا کرتا ہے کوئی بڑے بڑے لنبے الفاظ صلوۃ و سلام کی پڑہتا ہی وهذا مما

لا یخفی ولا ینکس واعظم من ان یذکر مینی اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ گرد قبر شریف کی
عورتون کا ہجوم تہا وہ سب حجاج سے سائلات تہین جس جگہہ بقیع مین جانا ہوا وہان
بہی ایک جہنڈ عورتون کا موجود پایا قبر کی زیارت اس لیے مسنون وماثور ہے کہ دل
سے جی اوٹے آخرت یاد آئے وہان جوان جوان نوخیز ابکار وثیبات کا ہجوم ہوتا ہے
اکثر حجاج تنہا جاتے ہین اپنے اہل سی بعید العہد ہوتے ہین اون کو دیکہکر وسوسہ
جی مین آتا ہے دنیا سے دل کا سرد ہونا کجا شہوت سی جوشش فسق کا پیدا ہوتا ہی عیاذا باللہ
درون خانۂ چشم تو مردمان ہستند   کہ درمیان حرم می زنند قافلہ را
یہی حال نزدیک قبر حمزہ کے دیکھا اسی قسم کے منکرات قبا مین پائے یعجز القلم
عن بیانہ علی التفصیل ولو لم یذکر منہا الا القلیل
ولیس یصح فی الاذہان شیٔ   اذا احتاج النہار الی دلیل
یہی وجہ ہی کہ جن لوگون کے دل مین محبت دنیا کی غالب ہے اور وہ جب حج وعمرہ
کو جاتے ہین تو اس تقریب سے حرمین شریفین زادہما شرفہما کا ٹہاٹہہ دیکہکر اور بہی
زیادہ یاد آخرت واختیار تقاوت سے دور جا پڑتی ہین اور محبت دنیا وحطام دنیا
مین مستغرق ہوجاتی ہین یہ حج اون کی حق مین گویا اتمام حجت الٰہی ہوتا ہے بہلا جس
جگہہ کوئی عابد اور طالب آخرت سامان قیاصرہ واکاسرہ کا ملاحظہ کریگا بدون توفیق
خدا وغلبہ حب آخرت کی وہ کون شخص ہے جس کو لغزش قدم کی نہوگی جدہ مین دیکہو
ایک قبر ساٹہہ گز کی بنا رکہی ہے اوس کو قبر حوا علیہا السلام اعتقاد کرتے ہین بعض

شیاطین نی ایک مدت درازسے اس کو طیار کیا ہے ہر سال وہان نذر و نیاز کی
مال کی ایک بڑی آمدنی ہوتی ہے بہلا یہ کیسے ہو کہ کوئی انسان وہان جاوی اور
اپنی بڑی مان پر سلام کرنے کو حاضر نہو یا کچھ مال نہ چڑہائے ایسی جگہہ پر تو کوئی
لئیم و ناخلف بہی بخل نکریگا چہ جای فرزند سعید رشید کی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم پہر ایک اور معبد ہی جس کا نام علوی ہے اوس کی تعظیم اور بہی زیادہ ہوتی
ہے اگر کوئی قاتل نفس یا غاصب و سارق مال وہان پناہ پکڑتا ہے تو کسی مومن
و فاسق کا مجال نہین ہے کہ ایک بال اوسکا ٹہرا کر سکے فسن استجار بتربتہ جبر
ولم یعرج علیہ حاکم ولا وزیر سنہ الہجری مین ایک تاجر جدہ نی اہل ہند داہل حجاز
سے بہت سامال قریب ستر ہزار ریال کی خرید کیا تہا بعد چند روز کی اوسکو تجارت
مین نقصان ہوا اوس کی پاس آنا بہی باقی نرہا کہ نصف قرضہ بہی ادا کری وہ لوگون
کا غوغا دیکہ کر بہاگا اور علوی کی قبر کے پاس جا چہپا پہر کسی شریف و وضیع و صغیر و
کبیر کو مجال نہوا کہ اوس سی تعرض کرتا یہ قبر کیا ٹہیری شرکون کا تہان ٹہیرا اور کافرون کا
ایمان آج اگر کوئی مجرم حرم شریف مین پناہ پکڑنا چاہے تو ہرگز اوس کو امن نملیگا
حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن دخلہ کان آمنا بلاد مصر و صعید و قاہرہ مین
وہ افعال منکرہ ہوتے ہین جن کی ذکر سے زبان قاصر ہے خصوصًا نزدیک قبور صلحا
و عباد کی قبر احمد بدوی وغیرہ قبور کے نزدیک آکر استغاثہ کرتے ہین اور استمداد
و اعانت چاہتے ہین صدہا دختران دوشیزہ وہان بطور نذر کے آزاد اور فواحش

مین مبتلا موجود رہتی ہین اور انواع حکایات نفع وضرر اون اصحاب قبور سے نقل کرتے ہین جو کہ افحش منکرات وضلالات وابطل باطلات وبدعات ہین کوئی کہتا ہے کہ فلان شخص نے فلان شخص کا استغاثہ کیا تھا فی الفور فریاد رسی ہوئی اور فلان نے فلان سے اپنا حال کہا تھا اوسی دم کشف ضر ہو گیا اور فلان کا فقر بمجرد سوال کے جاتا رہا حالانکہ یہ بلاد علمارسی مشحون ہین ومع ذلک لا یزال هذا المحظور ولا یغار من صدور تلك الامور الا بل ربما ینشرح منهم له الصدور رہا وہ شرک وفتنہ جو بلاد یمن مین ہے سو وہ بحیاب ہے اہل شرق صنعا کے پاس ایک قبر ہے ہادی نام جس کو دیکھو وہ اوس کو پکارتا اور اوس سی استغاثہ کرتا ہے جس عورت کو حمل نہین رہتا یا عقیم ہوتی ہے وہ اوس جگہہ آکر خدا جانے کیا کیا واہیات کلمی بکتی ہی فسبحان من لا یعاجل بالمعاقبة علی الجریمة مع صدور هذه القبائح العظیمة الفخیمة شہر برع کی لوگ ایک شخص برع نام کے معتقد ہین وہ اوس کی قبر کے پاس دور دور سی سفر کر کے دعا مانگنے اور فریاد کرنے اور حاجت چاہنے کو آتے ہین اور وہان مدتون ٹہیرتے اور جانور ذبح کرتے ہین کما حقق اخباره من شاهد حضرته واحتضاره اہل بحیرہ معتقد قبر ابن علوان کے ہین وہان ہر لہفان نوائب زمان سے مستغیث ہو کر آتا ہے مردم غوغانی اونکا نام منجی الغارقین رکہا ہے کما حکاه بعض السامعین اور اکثر اہل بر وبحر اون کا ذکر سن کی طرب مین آتے ہین اور وہین سے استغاثہ کرتے ہین اگرچہ قبر تک نہ آئین اون کی قبر پر سماعات وموالد ہوتی ہین اور

انواع معاصی و مفاسد وجود مین آتی ہین اقطار یمن مین ان سی زیادہ کسی قبر کی
شہرت نہین ہے اوس جگہہ لوگ اپنے بدن مین چہری بہونکتے ہین اور عبادت
سمجہتے ہین کرتے اور ناچتے و گاتے و بجاتی و طرب کرتے ہین قد ملاء الوجد منہم الباباً
وذہنا باسادتی قلبی بلکہ معنا اہل حضرموت و شحر و یافع و عدن کا حال کچہہ نہ پوچہو
وہان غی وضلال کا گویا وطن ہے وہ عیدروس کے معتقد ہین کہتے ہین لله یا عیدروس
شی لله محی النفوس سفر حج مین جب جہاز میرا متزلزل و حالت خوفناک مین ہوا اپنے
اپنے کان سے ناخدا مردود چند اکو سنا کہ وہ عیدروس سی استغاثہ و دعا کرتا تہا
مجہے ڈر ہوا کہ کہین یہ جہاز ڈوب نجاوی اس لیے کہ الله نے مشرکین سے نقل کیا ہی
کہ وہ دریا مین وقت مس ضر کے نری الله ہی کو پکارتے تہے اور پہر خشکی مین آکر
شرک کرنے لگتے تہے ان جہوٹی مسلمانون نے اون کے بہی کان کتری کہ عین دریا
مین ایسے تہلکے کے وقت عیدروس محی النفوس کہکر ندا و دعا کرنے لگے یہ واقعہ
سنہ ۱۲۸۵ ہجری کا ہے وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون اہل حدیدہ کی پاس
ایک شخص شیخ صدیق نام ہین اون کی وہ تعظیم ہے کہ الامان ہر فریق کو اون کے
حق مین غلو ہی یہان تک کہ کوئی شخص جہاز مین سوار یا جہاز سے اوترتا نہین ہے
جب تک کہ اون کی نزدیک نجائی اور اون کی قبر سے اعانت و مدد نہ لی اہل لحیہ
کے نزدیک ایک شخص زیلعی نام ہین اونکا نام نزدیک ان کے شمس ہے اس لیی کہ
اون کی قبر قریب بندر ہے مکشوف ہی اور تمام نذر و ہین صرف ہوتے ہین یہ

لوگ اون کی حق مین بڑے ظالم جاہل طاغی اور اون کی تعظیم و دعا و استمداد
مین اضل و باغی ہین اور اہل بادیہ اون سے حکایات نقل کرتے ہین از انجملہ یہ کہ
وہ کسی کام کی لیے قاصد بنکر چلے تہے جب قریب شہر کے پہونچے آفتاب قریب غروب
کے ہوگیا تہا اون کا مطلب یہ تہا کہ مین دن مین داخل شہر ہون سورج سے کہا
ٹہیر جا وہ ٹہیر گیا اور رابعہ کی قبر خود نزدیک ان کے پہلے ہی سے مشہور رہے
جب کبہی سچی قسمین کہائینگے تو رابعہ ہی کی کہائین گی اور اللہ کی جہوٹی قسم کہانی کا
کچہہ ڈر اون کو نہین ہے آیک طائفہ کبری زمین نجران اور اوس کی اطراف مین یہ
ہے کہ وہان ایک رئیس معروف بسید تہی اون کی تعظیم و توقیر و تقدیم جمیع امور
مین اور غلو و مبالغہ اون کی اعتقاد مین یہان تک پہونچا کہ نوبت الحاد اور انواع
عبادت کی آئی وجعلوا فیہ للالهیة وسمّاحتی کا دوا ان یجعلوہ للہ ندًّا و قسمًا وکان
عندهم بذلك الحال شهيرًا فتعالى الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا حلب و دمشق
و اقصای و ادنای شام کو دیکہو کہ وہان گور پرستی کی دہوم ہے قربان و نذور کا
ہجوم ہی مجاہرت فسق و فجور ہے اخذ مکس و دستور ہی خراج بنایا لیا جاتا ہے مہربغی
گویا جائز سمجہا جاتا ہے وہان کی حالات دیکہنے والون سے پوچہو کہ وہ کون شرک و
گناہ ہی جو وہان نہین ہوتا یہی حال موصل و اکراد و سائر بلاد کا ہے خصوصا عراق
و مشہد و بغداد کا جس کا حصر نہین ہوسکتا امام ابوحنیفہ و معروف کرخی قدس سرہ
اور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی قبر کے پاس دعا و استغاثہ سائر اوقات مین ہوتا ہے

لوگ روتی چلاتی ہین تعظیم و تذلل وخضوع اتنا کرتے ہین کہ سامنے اللہ کے نماز مین
بھی نہین کرتے بل کثیر ممن فعل ذلک مواراً وجرب وہم لقضاء الحوائج تریاق
مجرب مشہد علی رضی اللہ عنہ کو رافضہ نے ایک وثن معبود ٹہیرا رکہا ہی اون کی قبر
مین رکوع وسجدہ ہوتا ہے دعاء و استعانت کی جاتی ہے نذر ونیاز و منت مانی جاتی
ہے جو تعظیم وہیبت و اجلال اس مشہد کا ہے وہ کسی ایک اہل فضل وعلم کا نہین ہے
جس کو دیکہو اللہ کی قسم جہوٹی کہاتا ہے اور خدا سے نہین ڈرتا مگر کیا ذکر ہے کہ علی کی
جہوٹی قسم کہائی اون کا اعتقاد یہ ہے کہ مفاتح غیب نزدیک علی کے ہین ولہذا
اون کی زیارت کو شتر حج سے زیادہ افضل بتاتے ہین ان کا غلو شنیع و شرک قبیح
حق مین علی کی اوس سے بہی زیادہ ہے جو نصاری کو حق مین مسیح کے ہے سوا دعوے
ولدیت کی یہ سب خصال ردیہ مین نصاری سے بڑہ گئے ہین قبر پرتی یہ مذہب سطلا
طیاری ایک جہان کا دربار ہی حالانکہ علی نے اون لوگون کو جو اون کے حق مین غلو
کرتے تہے آگ مین جلا دیا تہا وکفی بما ذکرناہ فی خروجہم عن الاسلام محجۃ ولخروجہم
عن واضح السنن والمحجۃ اسی طرح کا شرک و منکر وشین نزدیک مشہد کاظم و مشہد
حسین کی ہوتا ہے ملازمت عشی و ابکار وتعظیم وعبادت و وقار اور اکثار اقتبال
سائر احوال مین اوس قدر ہی کہ واحد قہار کے لیے بہی نہین ہے اسی کفر و فجور پر
ساری رعاع و اطفال کا نشو و نما ہوا ہی سائر احوال مین درمیان ان سفلہ و انذال
وضلال ارذال کے کبہی ذکر رب العزت ذوالجلال کا نہین آتا ان کا ذکر بہی ذکر و دعا

علی و حسین و سائر آل ہی لیس لیس رہے بلاد شط و مجرہ سو وہان کی لوگ لابس
ثیاب شرک و ضلال و معزہ ہین یہی حال بصرہ اور اوس کی ماحول کا ہے کہ وہان
سب قباب و مشاہد موجود ہین اور انواع شرک مشہود ہر طرف سے قاصد چلی آتی
ہین اون قبور کے لیے نذر و نیاز لاتے ہین خصوصاً قبر حسن بصری و زبیر رضی اللہ عنہما
پر ایک ازدحام رہتا ہے طلب تفریج و کشف کرب کا ہنگامہ سلام رہتا ہے وقت
شدائد کی دعا و استغاثہ ہوتا ہے یہ منکرات و مفاسد عموماً دیکھے جاتے ہین اور
کوئی منکر و جاحد نہین ہے قطیف و بحرین مین زور و شور بدع رافضہ کا ہے اور
مشاہد و ثنیہ شرکیہ پر امور قبیحہ شنیعہ بجالائے جاتے ہین مسقط مین خوارج رہتے ہین
جن کو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہے ان افعال کو دیکھکر ہر عارف ایمان پر غربت
اسلام کی ظاہر ہوتی ہے اور اوس کی بصیرت دین مین بڑھتی ہے وہ خدا سے
ڈر کر طاعت مولی مین جد و جہد کرتا ہے اور جو نعمت توحید اوس کو اللہ نے بخشی ہے
اوس کا شکر گزار ہے اس لیے کہ اللہ نے اوس کو زمرہ ہالکین سے نکالکر جملہ
فائزین کی کیا ہے وہم لدیہ مقربون الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم
یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون وہ لوگون مین اس نعمت کی تحدیث کرتا ہے
اور اپنے عقیدۂ توحید و سنت پر جامد ہے والزم بذلک جنانہ ولسانہ وفاہ و
نادی برفیع صوتہ وفاہ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما
یجمعون اور اپنے رب سے سائل و داعی ہے اور سالک سبیل ہدایت ناجی دعا مین

یون کہتا ہے رب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین وانا علی ان نریک ما نعدھم لقادرون
بالجملہ یہ گور پرست پیر پرست حظوظ دنیویہ وشہوات نفسیہ مین مبتلا ہین اور یہی انکی
غایت مراد ونہایت مقصد ہے یہ لوگ وعد وایعاد سے غافل اور سرخلق وایجاد
سے عاطل ذاہل ہین من کان یرید الحیاۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالھم
وھم فیہا لا یبخسون عارف خبیر صاحب قلب منور بصیران دونون نوع کے تال وصیر
مین تامل کرے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر افمن کان مومنا کمن کان فاسقا
لا یستوون یہ حالات تو بلاد عرب کی وعراق عجم کے ہین بابت افتعال اشراک و
اعتمال بدع کی اور یہ اقلیم ہند جسمین کہ ہم پیدا ہوئے ہین یہان کی شرک وبدعت
کے ذکر کرنے کے لیے ایک دفتر گران درکار ہے وہ کون شہر وقصبہ ہی جہان
اعتقاد ساحۃ غیر اللہ کی نہین ہے یہان کی بعض رسوم کفر وشرک کا بیان جو اہل
اسلام مین مروج ہین کتاب تقویۃ الایمان سے معلوم ہوتا ہے اور بدعات کی
انواع جو مدعیان ایمان مین گھر گھر شائع ہین تذکیر الاخوان سے ثابت ہین اس
ملک کی اولیاء کی قبور مثل اوثان واصنام کے معبود ٹھیرے ہین بہرائچ مکن پور اجمیر
دہلی وسائر بلاد مین ہر قبر پر سال تمام مین میلہ عرس وغیرہ کا ہوتا ہے جہان بھر کے
منکرات واجتماعات مرد وزن وسماعات وزیارات شرکیہ وبدعیہ عمل مین آتی ہین
بڑے بڑے قباب ومشاہد مزین وشین بنے ہوے ہین مقبرۂ ہمایون بادشاہ کو
دیکھو تو ایک سلطنت کا محل معلوم ہوتا ہے ان مواضع مین استغاثہ استمداد استعانت

نذور و قربانات سب کچہ عوام و خواص بجا لاتے ہین اوائل سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین کا جانا اس شرک و بت پرستی و پیرزادگی و اہلال غیر اللہ کا ہمت سے بعض علمای دین کے قدری سرد پڑ گیا تہا اب جو اوس تجدید کو ایک مدت دراز گذر گئی ہے تو پہر اوس پیری مریدی گور پرستی پیر پرستی نے اپنا قدم جمانا شروع کیا یہ سرایت شرک و بدعت کی اون سفہای عوام اور جہلای کالانعام مین ہوئی ہے جو کہ برای نام مسلمان ہین اور جو لوگ اس ملک مین اہل حل و عقد سمجھے جاتے ہین وہ تو داعی طرف الحاد و دہریت کے ہو گئے ہین در بیونلا ہزارہا مسلمان نیچیرین بن گئے اور ایمان سی دور جا پڑے معہذا دعوی اسلام کا کیے جاتی ہین فسبحان اللہ و بحمدہ

فصل

اس بیان مین کہ عاقل ہوشمند پر واجب ہے کہ مرنے سے پہلے اپنی نفس کا حساب لی اور اہتمام تخلیص نفس کا کری اللہ تعالی نے انسان کو مکلف کیا ہے تکلیف اوس کی بابت تین امر کے ہی ایک تصحیح ایمان یہ عبارت ہے اعتقاد توحید خالص و کمال ایقان سی مع جملہ لوازم کی دوسری استقامت اسلام بروجہ اتباع حدیث و قرآن بدون تقلید آرا رجال و اختیار قیل و قال تیسرے احسان اعمال یہ عبارت ہے اخلاص ظاہر و باطن سی یعنی ریا و سمعہ و نحوہما سو جس شخص کو اللہ تعالی نی عقل مستقیم دی ہے اور قلب سلیم عطا کیا ہے وہ ہمیشہ ہر دن اپنے نفس کا حساب لیتا رہتا ہی اور مابعد موت کی لیے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ میری جان کو عذاب نیران سے

رہائی حاصل ہو اور نعیم خبان تک رسائی ہو وہ تاک مین نعیم سرمدی و کرامت دار المخلود کی رہتا ہے اور یہ بات اوس کو جب ہی حاصل ہوگی کہ وہ اللہ کی توحید کو شرک سی بانواعہ اور کفر سی باقسامہ تجرید کریگا اور اپنی شان کی اصلاح مین کمر چست باندہیگا اور جو تفرق و اختلاف بسبب مرور دہور کی دین حق مین واقع ہوا ہے اور اہل زمان ایک عمر دراز سی اوسمین غرقاب ہین اور جس استدراج مین اون کو شیطان و اعوان ابلیس نے گرفتار کر رکہا ہے اور سنن ضلالت و خذلان پر لگایا ہے نظر کریگا اور جان لیگا کہ یہ لوگ حیاض آبار وحید و دسے پانی پیتے ہین اور ریاض محرمات و حدود مین چرتے ہین اور ان مین اکثر لوگون کا دین ہی بدع و اہوا ہے انہون نی اللہ کی حبل متین کو ہاتہ سی چہوڑ دیا ہے اور حلیۂ ورع و تقوی سے عاری ہو گئے ہین اور اس عریانی کو غایت مراد سمجہا ہے اور رسوم اسلاف ضلال کو ہدایت جان لیا ہے اور اہل کتاب کی چال پر لگ گئے ہین حضرت نے اس حال کی خبر پہلے ہی سے دی ہے حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو القذة بالقذة حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ الشیخان جو شخص عارف احوال یہود و رسوم نصاری ہے وہ اس بات کو ادنی تامل سی معلوم کر سکتا ہے کہ فی الحال کس قدر رسوم اہل کتاب کے اہل اسلام و مدعیان ایمان نے اپنی ملت مین داخل کر لیے ہین اور لباس و طعام و کلام و مرکب و مکان و اعیاد مین کس قدر پیروی ان لوگون کی اختیار کرکے ہے

یہان تک کہ اب جو بچہ ان کی گھر پیدا ہوتا ہے اوس کو ابتدا سنی اوسی راہ پر
لگایا جاتا ہے جو کہ راہ و رسم اہل کتاب کی ہے ولا ابلد والا فاجر کفار صادق
مصدوق نی حدیث ابو ہریرہ مین ارشاد کیا ہے لاتقوم الساعة حتی تاخذ
امتی ما اخذ القرون قبلها شبرا بشبر ذراعا بذراع فقیل یا رسول الله فارس
والروم قال ومن الناس الا اولئك رواه البخاری یہ دلیل واضح ہے اس بات
پر کہ یہ امت بہی وہی افعال کرینگی جو یہود و نصاری سے افعال ہین فارس سے
مراد عجام ہین اور روم سی مراد اہل کتاب مطابقت ان افعال کی مدعیان
اسلام مین ساتہہ عجم و نصاری کی مثل مہر نیمروز آشکار ہے کوئی بشر اوسکا انکار
نہین کر سکتا مگر وہی شخص جو مکابر و معاند ہو اللہ تعالی نے خبر دی ہی کہ اون لوگون
نے اپنے دین کو فرقے فرقے کر ڈالا تہا اور کئی ایک گروہ ہوگئے تھے اور گوسالے
کو پوجا اور جبت و طاغوت پر ایمان لائی اور جو کتاب مین جادو کی شیاطین ملک
سلیمان پر پڑہتے تھے اون کی پیرو ہوے اور کہا سمعنا وعصینا اور کہا ہمارے
دل غلاف مین ہین اور حضرت صلعم کا انکار کیا اون کی دشمن ہوگئے اور اللہ کی کتاب
کو پس پشت پہینکا گویا وہ کچہہ جانتے ہی نہین ہین اور بعض پر ایمان لائی اور بعض
کا انکار کیا اور کفار کو نسبت اہل ایمان کی زیادہ راہ یاب تبلایا اور ساتہہ دین
رسول کی براہ بغی کفر کیا عرب پر حاسد ہوئی کہ اللہ نے انکو کیون یہ فضیلت عظیمہ دی
کیونکہ وہ کفار عرب پر حضرتؐ کا نام لیکر فتح پانا مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ زمانہ

نبی آنے کا ہی ہم اوس کی تابع ہوکر تمکو عاد وارم کی طرح قتل کرین گی ابن اسحاق وغیرہ اہل سیر و مغازی نی اسکا ذکر کیا ہے لیکن جب بعثت حضرت کے عرب سے ہوئی اور یہی عرب آپ کی اتباع ہوئے تو اونہون نی انکار کیا اور حسد و بغض کی راہ سے دشمن بن گئے تو اب ضرور ہوا کہ اس امت مین بھی ایسے لوگ پائے جائین جو نصاری و فارس و روم کا سا کام کرین حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ کان فی امتی من یفعل ذلک وان بنی اسرائیل افترقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث غریب مفسر لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ ذکر اس افتراق کا رفعاً حدیث ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص و معاویہ و عمرو بن عوف اشجعی وغیرہم مین مشہور ہی ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے تفرقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ او اثنتین وسبعین فرقۃ والنصاری مثل ذلک وتفرقت امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح معاویہ بن ابی سفیان کا لفظ رفعا یہ ہے ان اہل الکتاب افترقوا فی دینہم علی اثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلاث وسبعین ملۃ یعنی اہل الاہواء کلہا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ وسیخرج فی امتی اقوام

تتجاری بھم الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ فلا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ واللہ یا معشر العرب ان لم تقوموا بما جاء بہ محمد لغیرکم من الناس احری ان لا تقوموا بہ ھذا حدیث محفوظ و روی ابن ماجۃ معناہ عن عوف بن مالک و یروی من وجوہ اخر بالجملہ ان حدیثون مین خبر دی ہے کہ امت اسلام بھی مثل امم گذشتہ کی تہتر فرقے ہو جائیگی اور سب کا حکم بیان کردیا کہ بہتر دوزخی اور ایک اون مین بہشتی ہوگا پہر بہشتی فرقے کا نشان بتا دیا کہ جو میری اور میری اصحاب کی راہ پر ہین وہی ناجی ہون گے سو اس مین کچھہ شک نہین ہے کہ ان بہتر فرقون نے ویسا ہی خوض کیا جیسا کہ ان سی اگلے لوگون نے کیا تہا اور سب راہ راست اتباع کتاب و سنت سی منحرف ہو گئی ایک فرقہ اہل سنت وجماعت کا باقی رہگیا تہا اب اونمین بہی حدوث منکرات و بدعات و انواع شرک و کفر کا ہو گیا اور باہم خانہ جنگی رہتی ہے اور ایک دوسری کی تکفیر تضلیل تبدیع تنقیص کرتا ہے صرف ایک گروہ اہل حدیث کا جو کہ متبع خالص کتاب و سنت و مقتدی سیرت سلف اول ہے بحمدہ تعالی ہنوز ان آفات اختلافات و حیص بیص تنازع و اعتساف سے کسی قدر عافیت و امن مین ہے اور بحکم حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق الخ ہمیشہ یہ لوگ منصور رہین گی اگرچہ قلت عدد و عُدد مین مثل ایک موی سفید کے درمیان مجمع موی سیاہ کی ہین وقلیل ما ھم وقلیل من عبادی الشکور بالجملہ جو خبر احادیث افتراقات مین دی تہی وہ مطابق واقع کے پائی گئی وللہ الحمد یہ معجزہ ہی

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موحدین کا اس سی اعتقاد قوی ہوتا ہے اسی طرح
قرآن شریف مین فرمایا ہے کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ واکثر اموالا
واولادا فاستمتعوا بخلاقھم فاستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقھم
وخضتم کالذی خاضوا اولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ واولئک ھم
الخاسرون اہل تفسیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نی کہا
ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ ھؤلاء بنواسرائیل شبھنا بھم والذی نفسی بیدہ
لتتبعنھم حتی لو دخل الرجل منھم جحر ضب لدخلتموہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ
نے کہا ہی انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل سمتا وھدیا تتبعون اعمالھم حذو القذۃ
بالقذۃ غیرانی لا ادری اتعبدون العجل ام لا مین کہتا ہون کہ اوس وقت تک
رواج شرک کا امت مین نہین ہوا تہا اس لیی ابن مسعود نی لاعلمی اپنی عبادت
عجل سے ظاہر کی بعد اون کی زمانی کے دخل شرک اصغر واکبر کا
عقیدہ وعمل مین ہونے لگا پہلے یہ دخل کم کم تہا اب ایک مدت دراز
سے وہ راز مخفی برملا ہوگیا مراد عجل سے ہر معبود غیر اللہ ہے خواہ گاؤپرستی
گوسفند پرستی ہو جیسے سید احمد کبیر کی گاؤ اور شیخ سدو کا بکرا یا گور پرستی پیر پرستی
تقلید پرستی امام پرستی غوث پرستی قطب پرستی اور دیگر اعتقادات وعبادات
غیر اللہ حذیفہ بن الیمان نی کہا ہے المنافقون الذین منکم الیوم شر من المنافقین
الذین کانوا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلنا وکیف قال اولئک کانوا

یخفون نفاقھم و ھو لاء اعلنوہ یہ جگہہ عبرت کی ہے کہ حذیفہ کی زمانی مین اعلان
نفاق کا ہوچلا تہا اب تو اوس زمانی کو تیرہ سو برس گذر گئے ہین اس زمانی کی نفاق
و شرک و کفر پرستی کا کیا انتہا رہو سکتا ہے ہم نفاق عملی کو کیا روئین جہان کہ نفاق
اعتقادی ایمان ٹہیری اور بدعت کو کیا جہینکین کہ یہان شرک اکبر و اصغر اسلام
سمجہا گیا ہے تقلید سنت ٹہیری ہی اتباع بدعت قرار پایا ہے ہر معروف مثل منکر
کی نظر اہل زمان مین مکروہ نظر آتا ہے اور ہر مکروہ مثل معروف کی نزدیک اہل بدع
کے محبوب ہو گیا ہے غرضکہ کارخانہ دین و اسلام کا پلیٹ گیا اور ملک اتباع سنت
کا ویران ہو گیا سلطنت بدعت کی آئی حکومت رای کی ٹہیری شرک و کفر کا ہر گہر مین
ڈنکا بجا محبت دنیا و متاع دنیائی گہر ایمان کا برباد کر دیا اکثر خلق حزب اللہ سے
خارج ہو کر حزب الشیطان مین داخل ہو گئی اتفاق کی جگہہ اختلاف نی قدم جمایا
انصاف کی مقام مین اعتساف حکمران ہوا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نی کتاب
اقتضاء الصراط المستقیم مین لکہا ہے یہ اختلاف جس کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے دی ہے یا تو فقط دین مین ہوتا ہے یا دنیا و دین دونون مین مگا پہر اسکا انجام
خونریزی ہی اور کبہی یہ اختلاف فقط دنیا مین ہوتا ہے بالجملہ جس اختلاف کا ذکر ان
حدیثون مین آیا ہے یہ وہ اختلاف ہے جس سے قرآن مین نہی فرمائی ہے ولا
تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءھم البینات الایہ وقال ان الذین
فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء وقال تعالی وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون منشا اس اختلاف کا
عدم عمل ہے علم پر جس طرح کہ کوئی شخص حق کو باطل سے پہچانتا اور درمیان اون کے
تمییز کرتا ہو لکن فعلاً و قولاً و عملاً اوس کا اتباع نکرے یا منشا اسکا عمل بلا علم ہے کہ
اصناف بدع مین اجتہاد کرتا ہے اور اللہ پر جو جاہتا ہے بدون علم کے کہتا ہے
سو پہلی بات مین مشابہت یہود کی ہے قال تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا
من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ و
یلعنہم اللاعنون اور دوسری بات مین مشابہت نصاری کی ہے یہ غلو کرتے ہین
دین مین اور جو بات ناحق ہے اوس کو کہتے ہین اور سیدہی برابر راہ سی گمراہ ہین
اوسی طرح اللہ نے چند طوائف اس امت کو منجملہ منتسبین الی العلم کے اوس حال مین
گرفتار کر دیا جسمین کہ یہود و نصاری مبتلی تہے یعنی حب و ایثار دنیا اور کتم حق کیونکہ
وہ لوگ کبہی کتمان حق براہ بخل کرتے تہے اور غیر کا فضل مین اپنی برابر ہونا مکروہ
رکہتے تہے اور کبہی عوض علم کے جاہ و مال و ریاست حاصل کرتے تہے اس لیے
حق کو چہپاتے کہ کہین اظہار حق سے اوس ریاست و جاہ مین کچہہ کمی و خلل نہ پڑجائے
اور کبہی کوئی غیر اونکا کسی مسئلہ مین خلاف کرتا اور کسی اور طائفہ مخالف کا ہم قول
ہوجاتا تو یہ اوس علم کو مخفی رکہتے جسمین کہ مخالف کی حجت ہوتی اگرچہ مخالف کے
مبطل ہونی کا یقین نکرتے ولہذا شیخ عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے کہا ہے
اہل العلم یکتبون ما لہم و علیہم و اہل الاہواء لا یکتبون الا ما لہم اور ابن عیینہ

وغیرہ سلف کا یہ قول تہا ان من فسد من علمائنا ففیہ شبہ من الیہود ومن فسد من عبادنا ففیہ شبہ من النصارٰی انتہی کلامہ رح اس قول ابن عیینہ کو فوز الکبیر مین بعبارت فارسی فصیح نقل کیا ہے اور پہر اس مشابہت کو قدری ایضاح فرمایا ہے ہماری غرض اس جگہہ کچہہ استیعاب کرنا مراتب اختلاف وافتراق کا نہین ہے اور نہ استقصار مدارج نزاع وشتقاق کا اور نہ بیان کرنا مشابہت ومضاہات کا بطور استقرار کیونکہ یہان اجمال کا استیفا مشکل ہے پہر تفصیل کا کیا ذکر ہے خصوصًا جبکہ ہمراہ اس بیان کی انضمام بیان تحریف تاویل وتاویل تنزیل وانتحال مبطلین کا بہی وقوع مین آئی بلکہ مقصود فقط اشارت طرف اطراف معاملہ کے ہے تاکہ جب کوئی ہوشمند اوس مین امعان نظر وجولان فکر کرے تو ان امور منکرہ سے پرہیز ومخالفت ہو جائی خصوصا اس عصر مین کہ اوس کی اندر تمسک کرنا ساتہہ دین کی ایسا سخت مشکل ہو گیا ہے جیسی کہ ہاتہہ مین چنگاری کا لینا سو اس حال مین طالب آخرت کو یہی واجب ہی کہ اپنی نفس پر صبر لازم کری تاکہ اللہ کی نزدیک اجر کبیر پاوی اور رحمن رحیم کی سامنے تضرع کری کہ مجہے سیدہی راہ دکہا اور سنن قویم پر قائم رکہہ وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم یہ وہ وقت ہے جسمین امر جسیم اور خطب فخیم ہو گیا ہے صد ہا فتن آئی ہزار ہا محن دراز ہوئی بدعت پر کہلم کہلا عمل ہونے لگا دین کی کچہہ پروا باقی نرہی سواد مبطلین کی کثرت ہوئی حکم تضلیل دعاۃ موحدین کا بدون کسی برہان وسلطان ویقین کے جاری ہونے لگا اور دعوت

رب العالمین کا ابطال وقوع مین آنے لگا قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین یہ دعوت رب الارباب کے نافی حملہ و سائط وارتیاب ہے اور مبیح جمیع اموال ورقاب اور موجب فتراق درمیان حلول جنت وحسن مآب وخلود ہاویہ دار العذاب المعدۃ لاعداء اللہ من الجنۃ والناس اجمعین والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین کچھ دور نہین ہے اگر یہ ہمارا زمان موجود بھی داخل اوس زمان موعود مین ہو جو کوئی اس زمانے مین سنن محمودہ پر مستقیم ہوگا اوس کی لیے اللہ تعالی سے امید اجر خمسین کی ہی جس طرح کہ حدیث مین آیا ہے وقال تعالی والذین امنوا وعملوا الصالحات لنبوئنھم من الجنۃ غرفا تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی ربھم یتوکلون امت کا اطباق و مقالات کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اللہ تعالی اس امت کو ضلالت پر مجتمع نہ کریگا اور سفاہت وجہالت کا عموم اون مین نہوگا تو گویا عصمت اس امت کی تا انقضای امد مستمر ہے کوئی اسکا منکر وجاحد نہین ہے اور یہ بات بنقل عدول اخبار صحیحہ سے ثابت ہے نبی مختار نے اس کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کی امت مین کچھ لوگ آپ کی ہدیے کو پکڑے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ مخلی اور منہاج ہدی سی منحرف ہو جاینگے سو اس اختلاف اور صدور انحراف کو شیطان نے ان کی نظر مین آرایش دی رکھی ہے اور ان کی طبیعتون نے اوس کو تقاضا کیا ہے اور نفوس نی اوس کی طرف شتابی فرمائی ہے یہان تک کہ

جو لوگ منسوب طرف علم کے اور منتسب طرف کسی ایک مذہب کے ہین وہ کسی رای
و روایت کو قبول نہین کرتے مگر اوسی عمل و درایت کو جسپر کہ اون کی اصحاب
مذہب تھے اسی جگہہ سے تارک اون سنن کے ہوگئے ہین جن کی اتباع کا حکم سب
لوگون کو ہے اور اگر اونپر تبین حق کا مذہب غیر مین ہوتا ہے تو بہی اوس کو پسند
نہین کرتے حالانکہ واجب ہر انسان پر یہ ہے کہ متصف بصفت ایمان ہو اور حق کو
قبول کرکے اوسپر عمل کری اور غیرت قلبیہ و شہوت مذہبیہ اوس کو باعث عناد و
عصبیت کی نہو جس طرح کہ اکثر اہل مذاہب کا حال ہے کہ تعصب اونکو حامل طعن و
رد و قدح حق پر ہوتا ہے بہت سے اہل علم و معرفت اور متعبدہ و صوفیہ ہین
کہ بعض زبان سے بعض کی ہرگز سلامت نہین رہتے اور اون کی آبرو نہین بچتی
بلکہ ایک دوسرے کو جاہل گمراہ جانتا ہے اور جو شخص عابد ہے وہ طریقۂ علم کو سفاہت
و ضلالت اعتقاد کرتا ہے اور اس بات کا مدعی ہے کہ علمانی صافی شریعت سی
کوئی زلال نہین پیا اور نہ مار معین دین سے شارب سلسال ہوئی اور اون کو
حضرت سے کچہہ وصول و اتصال نہوا اور نہ ملاقی قبول و اقبال کے ہوئے حالانکہ
وہ خود ضلالت بعید مین گرفتار ہین اور قول سدید کے قائل نہین شرک و بدع و
ضلالت کے پرستار ہین وانما الحق والصواب ما جاءت بہ السنۃ والکتاب و
ما قالہ وعمل بہ الاصحاب امام ابو عمر یوسف بن عبد البر حن کا علم ساری اقطار مین
مشتہر ہے اون کی تصنیف کتاب العلم مین بابت عمل بالسنۃ والقرآن کی کلام مسلو عباس ہے

اونہون نے تصریح کی ہے کہ ہر انسان پر تمسک بحدیث وقرآن واجب وفرض ہے خصوصًا اہل فضل وشان پر ہر قطر وعصر وزمان مین اور تقلید کو وہ منہج سد نہین کہتے اور شمس الدین ابن القیم نے اعلام الموقعین مین بخوبی رد حجج مقلدین کیا ہے اور وہ بات لکھی ہے جس سی صدور مجتہدین کو شفا حاصل ہوتی ہے صاحب دین خالص نے جتنے ادلہ مقلدہ کی قرآن وحدیث سی جواز یا استحباب یا وجوب تقلید پر تہے اونکا استیصال کیا ہے اب سوا اون ادلہ کے یہی قیل وقال سے ہے کوئی حجت مستدل سید محمد بن اسمعیل صنعانی علم وفہم مین ضرب المثل تہے اونہون نے رد شرک وبدعت و اثبات توحید وسنت مین نظمًا ونثرًا بہت کچہ لکھا ہے اونکا قصیدہ بائیہ اس باب مین خطیب فی المحراب ہی غربت اسلام کی شاکی اور فساد عقائد واحوال اہل اسلام کے حاکی اور مذاہب دین پر باکی ہین مطلع اوس قصیدے کا یہ ہے

اما ان عما انت فیہ متابُ　　　وہل لک من بعد البعاد ایابُ

ہم نے یہ پورا قصیدہ اپنے بعض مؤلفات مین نقل کیا ہے اس رسالہ اردو مین بسبب عربی ہونے کے ذکر اوسکا نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی غربت اسلام کی خبر قبل انقراض ایام کے بالہام ملک علام دی ہے فوقع ذلک وصلد وبدا محیاہ وظہر کما نطق بہ الاثر وافصح بہ الخبر فقد روی مسلم فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدأ ابن مسعود کی روایت مین آتنا اور ہی بعد اس کے آیا ہی قیل یارسول اللہ

من الغرباء قال الذين یصلحون اذا افسد الناس رواه احمد وابن ماجة وخرجه غیرہ
وعنده قال الذین یفرون بدینهم من الفتن وخرجه الترمذی من حدیث
عبد الله المزنی عن ابیه عنه صلی الله علیه وآله وسلم ان الدین بدأ غریبا و
یرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی اور طبرانی
نے اسکو حدیث جابر سے رفعا روایت کیا ہے اوسمین یون ہے قیل ومن ہم
یا رسول الله قال الذین یصلحون حین افسد الناس پہر اسکو حدیث شریک بن سعد
سے بہی بنحوہ نقل کیا ہے وخرجه احمد من حدیث سعد بن ابی وقاص عنه
صلی الله علیه وآله وسلم اس حدیث کا لفظ یون ہے فطوبی یومئذ للغرباء اذا
افسد الناس اور ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے طوبی للغرباء قلنا وما الغرباء قال قوم
صالحون قلیل فی ناس سوء کثیر من یعصیهم اکثر ممن یطیعهم رواه احمد والطبرانی
اور ابن عمر وسی رفعا ووقفا اس حدیث مین یہ بہی آیا ہے قیل ومن الغرباء قال
الفرارون بدینهم یبعثهم الله تعالی مع عیسی بن مریم علیه السلام یعنی ظہور غربت
اسلام کی یہ ہین کہ خلق قبل بعثت خاتم الرسل صلی الله علیه وآله وسلم کی ضلالت پر تہے
جب حضرتؐ نے اون کی دعوت کی تو قبول نہ کی مگر ایک نبی بعد ایک کی ہر قبیلہ سے
اور جسنے قبول کی تہی وہ اپنی قوم وقبیلہ وعشیرہ سی خائف تہا وہ لوگ وس کو
ایذا دیتے نکالتے مارتے عذاب کرتے قتل کرتے وہ اور بلاد دور دست کی
طرف بہاگ جاتا جیسے حبشہ پہر ہجرت کی بعد بہاگ کر مدینے مین آتا تو جو لوگ قبل

ہجرت کے داخل اسلام ہوئی وہ غربا تہیری پہر جب اللہ نی اپنی نعمت سلمانون پر
تمام کردی اور دین اسلام کو کامل کیا اور سید المرسلین مقبوض ہو گئے تو وہ لوگ
استقامت و تعاضد و نصرت پر زمانۂ خلافت ابو بکر مین بدستور مستمر رہی یہانتک
کہ شیطان نی اپنا مکر مسلمانون مین پہیلایا اور آپس مین لڑا بہڑا دیا اور فتنہ
شہوات و شبہات کا درمیان اون کی فاشی و شایع ہو گیا اکثر لوگ دام کید
ابلیس مین دونون طرح کی فتنے مین یا ایک طرح کی فتنے مین پہس گئے حضرتؐ نی
جس بات کی خبر دی تہی وہ بات ظاہر ہوئی بخاری مین عمرو بن عوف سے رفعا
آیا ہے واللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من
کان قبلکم فتنا فسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم اور صحیح مسلم مین ابن عمر کی
رفعا روایت کیا ہی کیف انتم اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم
قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امر اللہ قال او غیر ذلک تنافسون ثم تتحاسدون
ثم تتدابرون ثم تتباغضون اسکو شیخین نے عقبہ بن عامر کی بہی بمعناہ روایت کیا ہی
اور جب کنوز کسری عمر بن خطاب پر مفتوح ہوئی کہا ان ھذا لم یفتح علی قوم قط
الا جعل باسھم بینھم او کما قال معلوم ہوا کہ جزو اعظم غربت اسلام کا یہی کثرت
ثروت و مال دنیا ہوتا ہے اس زمانی مین اگرچہ سلطنت اسلام و دولت مسلمین
کی باقی نہین رہی ہے لکن جس گدا و فقیر کو دیکہو اور اوس کی گذران کا موازنہ
عیش اصحاب خیر القرون سے کرو تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقیر بادشاہ وقت ہے

یسروننشاطمین ولہذا غربت مذکور بدستور روزافزون ہی یہی آسودگی سبب
فتن شہوات وشبہات کی ہوتی ہے اور حضرت کو بڑا ڈر اس امت پر انہین دونون
فتنون کا تہا جس طرح کہ مسند احمد مین ابی برزہ سے رفعاً آیا ہے انما اخشی
علیکم شہوات الغی فی بطونکم وفروجکم ومضلات الفتن دوسری روایت مین
مضلات الھوی فرمایا ہی پس جبکہ یہ فتنۂ شہوات ان اوقات مین عام ہوگئے
توخلق کا حال زہرۂ دنیا مین متفاوت ہوکر سب کی مراد ہی دنیا ٹہیری اور اوس کے
حاصل کرنے مین مرتکب معاصی وکبائر کے ہوئی اور تباغض وتحاسد وتقاطع
وتدابر مین پڑے بعد اس کی کہ اخوان یکدیگر اور انصار واعوان ہمدیگر تہے رہا فتنہ
شبہات واہوار مضلہ کا سو سبب اوسکا تفرق اہل قبلہ ہی کہ یہ جدی جدی فرقی
اور گروہ بن گئی اور اکثر طالب طریقۂ ضلال وغی ہوئی اور ابواب بدع کو کہولا اور
بیوت شرک کو آباد کیا اور خانۂ اسلام کو برباد دیا اس فتنی نے ان کو بیابان مفاسد
مین ڈالدیا اور صحرای ابداع وتباعد ومتفرقۂ تقاطع وتدابر مین پہنیکدیا حالانکہ
اس سی پہلی سب ایک شخص کے دل پر تہے اور ایک جان وچند قالب ہوتی تہے
اس مہلکہ سے کوئی ناجی نہوا مگر فرقۂ ناجیہ جن کا ذکر رفعاً اس حدیث مین آیا ہے
لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم او خالفهم
حتی یاتی امر الله وهم علی ذلك ابن المدینی شیخ بخاری نے کہا هم اهل الحدیث
سو یہ طائفہ اونہین غربا کا ہے جن کا ذکر احادیث متقدمہ مین گذرچکا ہے کہ فساد مردم

کی اصلاح کرتی ہین اور اپنی دین کولیکر فتن سے بہاگتے ہین وھم النزاع من القبائل حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہی وان من اشراطھا ان یکون المومن فی القبیلۃ اقل من النقد ای صغار الغنم رواہ الطبرانی عبادہ بن صامت نے اپنی ایک دوست سے کہا تہا ان طالت بکم حیاۃ ان تری الرجل قد قرأ القران علی لسان محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاعادہ وابداہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ونزل عند منازلہ ما یحی فیکم الا کما یحی راس الحمار رواہ احمد ابن مسعود نے کہا ہے سیاتی علی الناس زمان یکون المومن فیہ اذل من الامۃ بعض اہل علم نے کہا ہے وانما ذل المومن فی اخر الزمان لغربتہ بین اھل الفساد ومباینتہ فی القصد والمراد ومخالفتہ لطریقھم المعتاد حسن بصری کہتے ہین لوان رجلا من الصدر الاول بعث الیوم ماعرف من الاسلام شیئاً الا ھذہ الصلوۃ ابو الشیخ اصبہانی فی بعد اس روایت کی یون کہا ہی اما واللہ لئن عاش علی ھذہ المنکرات فرأی صاحب بدعۃ یدعوالی بدعتہ وصاحب دنیا یدعوالی دنیاہ فعصمہ اللہ وقلبہ یحن الی ذکر السلف فیتبع آثارھم ویستن بسنتھم ویتبع سبیلھم کان لہ اجر عظیم انتھی ایک جماعت سلف نی سنت کا وصف ساتہہ غربت کی کیا ہے اور اہل سنت کا وصف ساتہہ قلت کی حسن اپنے یارون سی کہتے تہے یا اھل السنۃ ترفقوا رحمکم اللہ فانکم من اقل الناس یونس بن ابی عبید کہتے تہے لیس شئ اغرب من السنۃ واغرب منھا من یعرفھا سفیان ثوری کہتے تہے استوصوا باھل السنۃ

خیرا فانصر غرباء کتاب روضۃ الافکار والاوہام مین کہاہی کہ مراد ان ائمہ کی سنت
سی طریقہ نبویہ ہی جسپر حضرتؐ اور اون کی اصحاب تھے اور وہ طریقہ سالم ہی
فتن شہوات وشبہات سی اور اوسی طریقے کی متمسک اور عامل کے لیی اجر
پچاس شخص کا من قبل سے وارد ہوا ہے اور کہاہی کہ متمسک اپنی دین پر مثل
قابض کی جمر پر ہے پہر عرف علمای متاخرین مین سنت وہ ہی جو کہ شبہات
اعتقادات سی خاصۃً مسائل ایمان باللہ وملائکہ وکتب ورسل ویوم آخر مین سالم ہو
اسی طرح مسائل قدر وفضائل صحابہ مین اس باب مین اون کی مولفات ہین
جن کا نام کتب سنت واصول دین وعقائد رکہا ہے اور اس علم کا نام سنت اس لیی
رکہا کہ اس کی شان بہت بڑی ہی اور جو کوئی برخلاف اس کی ہے وہ علی شفا جرف
ہار ہے اور غربت نزدیک اہل طریقت کی دو طرح پر ہے ایک غربت ظاہرہ
دوسری غربت باطنہ ظاہرہ غربت اہل صلاح کی ہے درمیان فساق کی اور غربت
صالحین کی درمیان اہل ریا ونفاق کے اور غربت علما کی درمیان اہل جہل و
سوء اخلاق کے اور غربت علماء آخرت کی درمیان علماء دنیا کی انسے خوف وخشیت
واشفاق سلب کرلیا گیا ہے اور غربت زاہدین کی درمیان راغبین کی اور غربت باطنہ
غربت ہمت ہی یعنی غربت عارفین کی درمیان ساری خلق کے یہان تک کہ درمیان
علماء وزہاد کی بہی فان اولئك واقفون مع عبادتھم وعلمھم وزھدھم وھولاء
واقفون مع معبودھم لا یعرجون عنه انتھی ۔

دنیا اگر دہند نہ جنبم زجای خویش　　من بستہ ام حنای قناعت بپای خویش

بیان مین اسباب غربت اسلام کی رسالہ کشف الثام باوجود اختصار کی مشعر احوال کثیر ہے ماحصل کلام کا اس جگہہ یہی کہ جو دین صدق وحق پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نبی آخر الزمان لائی تہے اور جسپر قرن صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا گذر گیا ہی وہی طریقۂ ناجیہ ہے اب وہ فرقۂ ناجیہ اس امت مین غریب وعزیز الوجود ہوگیا ہے اور توحید ساتہہ شرک کی اور سنت ساتہہ بدعت کے بدلکر منکر معروف اور معروف منکر ہوگیا رسائل بیان مین توحید وشرک کی بہت ہین جیسی [1] انفکاک عن مراسم الاشراک [2] اللواء المعقود لتوحید الرب المعبود [3] ملاک السعادة فی افراد اللہ تعالی بالعبادة [4] النصح السدید لوجوب التوحید [5] منہاج العبید الی معراج التوحید [6] التفکیک عن انجاز التشریک [7] اخلاص التوحید للحمید المجید [8] اتصال المرید الی خالص التوحید [9] دعاتہ الایمان الی توحید الرحمن [10] اخلاد الفواد الی توحید رب العباد نام کی جہوٹی مسلمانون سے دنیا مشحون ہی اور وہ سب آپ کو ناجی خیال کرتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون لکن اکثر شرک ورسوم کفر وانواع بدعت مین گرفتار ہین جسطرح کہ ملاحظۂ احوال بلاد وعباد عرب وعجم اور اون کی تالیفات سخیفہ سے ظاہر ہے کاش یہ نری موحد ہی ہوتے عمل مین قصور تہا تو عقیدہ ہی درست ہوتا اس لیی کہ نجات ہمراہ شرک کی محال ہی اور شرک بڑی مخفی چیز ہے اور دین حق بال سی زیادہ باریک ہی اور بدعت کے بہتر در ہین اور شرک کے ستر گہر پی بہت قلب اور توفیق الہی کے بچنا آگ سی اوس دن ممکن نہین ہی کیونکہ جسطرح

گناہ سی عمل مین فساد آتا ہے اسی طرح فساد عقیدی سی ایمان برباد جاتا ہی جس کو یہ فرق علوم ہے اوسپر واجب ہی کہ اپنی ایمان کو اس آخر زمان مین جس طرح ممکن ہو بچاوی اور ان نصوص دین سے بچکر نصوص شرع مبین پر جما رہے قرآن کو امام سمجھی اور سنت کو مقتدا جانی اور ہر پنج ابنیۂ اسلام کو دانتوں سے پکڑے اور کسی کے اختلاف و اختلاق و اعتساف مین نہ پڑے اور جو شخص مشرک بدعتی بدعقیدہ دنیادار فاسق بدکردار ہو اوس کی مونہہ نہ لگے اب وقت مناظرۂ حق وتحقیق صواب کا ہی باقی نرہا جس کو دیکھو وہ اپنے مذہب و آبار و ائمہ کے لیے تعصب کرتا ہے اور بعد وضوح حق کے بھی اذعان و ایقان نہین لاتا یہ سب اشراط ساعت کا نتیجہ ہے ایسے ہی وقت کے لیے حدیث مین یہ فرمایا ہے علیك بخاصة نفسك ودع امر العوام اوکما قال علمای آخرت اول تو ہزار مین ایک بھی نہین ہین اور اگر کسی جگہہ ہو نگے تو جہان بھر سے زیادہ مبغوض و مردود و مطرود و مخذول ہین پھر اونمین بھی یہ بلا موجود و مشہود ہے کہ باوجود حسن عقیدہ کے محب دنیا ہین پھر اون علمار کا کیا ذکر ہے جو نرے بندۂ شکم و پرستار دینار و درہم ہین اونکا تو یہی حال ہو گا کہ اخزالله درهم واخزالله دینارنا ؎

زر پرستی می کند دل را سیاہ آخر این صفرا بسودا می کشد

پھر جب علما ایسے ٹھیرے تو عوام کس قطار شمار مین ہین وہ تو ہمیشہ سی کالانعام ہوتے آئے ہین وبالجملة فالناس کلھم ھلکی الا العالمون والعالمون

کلهم هلکی الا العاملون والعاملون کلهم هلکی الا المخلصون

والمخلصون علی خطر عظیم ختم الله لنا علی الیقین

وجعل لنا لسان صدق فی الآخرین آمین

۱۸ شوال سنہ ۱۳۰۵ ہجری قدسی روز

دوشنبہ کو دوپہر میں یہ مقالہ

تمام ہوا والحمد للہ الذی

بنعمتہ واحسانہ

تمت الصالحات